06-11-2009

طیب۔ ER5 اقبال میر 06 1 A

جناب سپیکر ۔ تلاوت کے لیے I would like to call upon Syed Manzoor Shah for the Recitation of the Holy Quran.

تلاوت کلام پاک (سورۃ الکوثر)

جناب سپیکر ، کوئی نئے ممبر ہیں oath والے ۔

(ایک نئے ممبر (احسن نوید عرفان) نے حلف اٹھایا)

(رجسٹرڈ پر دستخط کیے گئے)

جناب سپیکر ، یہ ریزولوشن ہے which is being moved by Hanan Ali Abbasi Sahib, Ali Imam Khan Sahib and Maria Fayyaz. So, which one of you would like to move. Hanan Ali Abbasi.

Hanan Ali Abbasi: I, Hanan Ali Abbasi move the following Resolution:

"This House is of the opinion that the National Reconciliation Ordinance (NRO) should be condemned and call upon the Government of Pakistan to set up a Committee to spend the money gained by NRO beneficiaries through the act on developmental works.

سر یہ قومی مصالحتی آرڈیننس ہے جس کو پانچ اکتوبر 2007ء کو وفاقی کابینہ کے قلم سے گزارا گیا ۔ اس کی سر background کچھ اس طرح سے ہے کہ اس کے تحت جو یکم جنوری 1986ء سے 12 اکتوبر 1999ء تک کے جو ایسے تمام مقدمات جو Criminal Procedure Act کے زمرے میں آتے تھے ان کو مستثنٰی قرار دے دیا گیا اور وہ جو ایسے beneficiaries تھے جن کے اوپر کرپشن اور دولت کی غیر قانونی منتقلی اور قتل اور اقدام قتل کے اقدامات تھے ان کو بیگناہ قرار دے دیا گیا اور ایک ایسی clean چٹ تھما دی گئی جس کے تحت پاکستان کے اندر جن لوگوں کے اوپر کرپشن اور سنگین الزامات تھے ان کو ایک صفائی کا ' نہ تو موقع دیا گیا اور نہ ہی کوئی اس طرح کی سیاسی adjustment ہوئی جس کے تحت آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان کے future کے ساتھ اور اس کے resources کے ساتھ ایک مذاق کیا گیا اور اس حوالے سے یہ ایوان اپنے خدشات اور تحفظات رکھتا ہے اور اس کے اندر یہ جو NRO تھا اس کو بارہ اکتوبر 2007ء کو جو پاکستان کی سب سے بڑی عدالت ہے اس کے سب سے بڑے جج جو ہیں انہوں نے اس کو معطل کر دیا تھا لیکن وہ بھی اس کے بعد ان کو بھی اپنی سیٹ سے ہاتھ دھونا پڑے تھا ۔ تو اس کا background کچھ یوں ہے کہ اس وقت کے جو تخت نشین تھے ان کی ایک مہربانی یہ تھی کہ انہوں نے کم از کم چھوٹی سی مہربانی یہ کی کہ اس میں ایک Review Board کا قیام عمل میں لایا گیا جو Review Board تھا وہ ایک سابق جج ایک اماراتی جنرل اور ایک وفاقی سیکرٹری قانون پر مبنی تھا تو یہ پاکستان کے انتہائی اہمیت کے حامل جو انتیس سو کیسز تھے جن کے زمرے میں اربوں روپے بنتے ہیں 70 ارب روپے سے زائد رقم ان کیسوں کی مد میں بنتی ہے گورنمنٹ کے ذمے یا کچھ لوگوں کے جن کے اوپر سنگین الزامات تھے ۔ لیکن ایک Review

Board تشکیل دینا یہ ناکافی تھا انتہائی اہمیت کے حامل مقدمات کے لیے تو اسے قوم کی جو لوٹی ہوئی دولت تھی وہ ایک مخصوص مراعات یافتہ جو طبقات تھے ان کو یہ اختیار دے دیا گیا کہ وہ کرپشن بھی کریں اور ان کا کوئی محاسبہ بھی نہیں ہو گا تو اس سے پاکستان کی سوسائٹی عملی طور پر دو حصوں میں تقسیم ہو گئی ۔ اب پاکستان کا عام شہری سوچتا ہے کہ وہ اگر کوئی کرائم کرے گا تو اس کو اس طرح کی کوئی reconciliation یا اس type کا نہیں ہوتا تو تب منطق یہ دی گئی دلیل یہ تراشی گئی کہ ان لوگوں کے اوپر مقدمات سیاسی نوعیت کے تھے ۔ تو سر ایک عام انسان جو ہے اس کے ذہن میں یہ ایک تصور ابھرتا ہے کہ جو بھی پاکستان کے اندر مقدمات قائم ہوتے ہیں وہ ان میں سے 50% ایسے ہوتے ہیں جو influential forces جو ہیں وہ اپنی مرضی سے کر لیتی ہیں تو کیا ایک مخصوص specifically جو political مقدمات تھے ان کو اس زمرے میں لینا یہ ناانصافی تھی اور اس کے اوپر ایک شاعر نے کچھ اس طرح سے کہا کہ

سب کچھ مانگ لیا NRO کو مانگ کر

اٹھتے نہیں ہاتھ میرے اس دعا کے بعد

تو پاکستان کے اندر یہ ایک سنگین مذاق ہوا ہے اس رقم کو ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس رقم کو receive کرنے کے لیے ایک National Reconciliation Commission بنایا جائے تا کہ یہ ساری جو amount ہے اربوں روپے اس کمیشن کے پاس جائیں اور وہ پاکستان کے اندر educational sector میں اور health sector میں development کے جو projects ہیں ان کو start کر سکیں اور اس مد میں چونکہ یہ زیادہ تر پاکستان کی future generation کے ساتھ اس کا concern ہے اور ان لوگوں کو کبھی بھی اس طرح blank چٹ نہیں دینی

چاہییے مقدمات سے بریت کی تو اس پر یہ ایوان یہ موقف رکھتا ہے کہ ان کو punish کیا جائے اور punishment جو ان کی بنتی ہے وہ تو قانونی تقاضوں سے ہو گی لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ اس کے جو beneficiaries ہیں ان سے پیسے لے کر ایک کمیشن کے پاس بھیجے جائیں اور developmental projects start کیے جائیں۔ Thank you very much.

جناب سپیکر ، علی انعام خان صاحب ۔

جناب علی انعام خان ، بسم اللہ الرحمن الرحیم ، پہلے پہلے تو جس طرح حنان صاحب نے سب بتایا کہ یہ کیا چیز ہے میں اس میں کچھ اور add کرنا چاہوں گا اس کے total 07 section ہیں پہلا سیکشن جو تھا وہ Review Board کے اوپر تھا کہ federal اور Provincial level پر Review Boards قائم کیے جائیں ۔ جس کے اوپر جو criminal cases ہیں ان کو جانچا جائے اور وہ کیا جائے ۔ اگر بورڈ کو لگتا ہے کہ جو victim ہے اس کو falsely force کیا گیا ہے اس کیس میں تو بورڈ اس کیس کو withdraw کر سکتا ہے ۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ Provincial Government اور اس کے under یہ بات ہو لیکن پھر بھی اگر بورڈ کے پاس کیس جاتاہے تو وہ یہ کر سکتے ہیں اس میں جو 2nd point تھا وہ یہ تھا کہ election day پر رزلٹ کی ایک ایک کاپی پولنگ ایجنٹ اور contestant کو دی جائی گی اور الیکشن کمشنر آفس بھیجی جائے گی لیکن جو یہ بات ہے یہ صرف ایک پہلو کو اٹھاتی ہے۔ بالکل یہ اچھی بات تھی اس میں کوئی بری بات نہیں ہے لیکن یہ صرف ایک پہلو اٹھاتی ہے۔ لیکن یہ جو الیکشن کمیشن ہے۔

جناب سپیکر ، آپ کس چیز پر بول رہے ہیں۔

جناب علی انعام خان ، NRO پر - یہ NRO کا حصہ تھا لیکن اس کے

اوپر جو ہم الیکشن کمیشن کو independent دیکھنا چاہتے ہیں وہ تمام پارٹیز کے لیے بھی تو ہو سکتا تھا تمام پارٹیز الیکشن کمشنر کو select کریں اس قسم کی کوئی بات نہیں کی گئی ۔ پھر اس کے بعد جو اس میں تیسرا پوائنٹ تھا کہ کوئی بھی پارلیمنٹ کا ممبر یا Provincial Assembly کا ممبر جو ہے اس کو NAB related case میں arrest نہیں کیا جائے گا جب تک کہ جو Ethics Committee ہے وہ اس کو approve نہ کر دے ۔ اس کے بعد جو next point تھا کہ judgement اگر کسی کی غیر موجودگی میں دیا جائے کسی کی بھی غیر موجودگی میں دیا جائے تو اس کے اوپر عملدرآمد نہیں کیا جائے گا ۔ اور پھر اس کے بعد جو ساتواں پوائنٹ تھا وہ یہ تھا کہ immediate withdrawal and termination of all NAB cases against holders of public office from the time span of 1st January, 1986 to 12th October, 1999. اب اگر آپ اس time span کو دیکھیں تو اس میں پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ اور نواز شریف کی گورنمنٹ ہے ۔ جو یہ basically تھا یہ مشرف اور پی پی کی گورنمنٹ کے درمیان ایک alliance کی طرف deal کی طرف اشارہ کرتا ہے تمام عوام کو اور عوام اس بات کو سمجھتی بھی ہے ۔ لیکن چونکہ وہ یہ کام نہیں کر سکتے تھے تو ان کے جو Advisors تھے انہوں نے اس طریقے سے اس کو forge کیا کہ اس کے اندر بہت سارے لوگ involve ہو جائیں اور وہ ان کے حامی ہو جائیں لیکن میں یہ بات اس ایوان سے پوچھنا چاہتا ہوں اور جناب سپیکر کیا اس NRO کے مطابق equality of citizens ہے کیا ہم سارے برابر ہوئے اس NRO کے مطابق ۔ اگر کل کلاں یہ NRO مجھے کیا سکھا رہا ہے ۔ اگر میں کل MNA بنتا ہوں یا MPA بنتا ہوں یا کچھ بنتا ہوں تو میرے پاس کھلی چھوٹ ہے میں جو چاہوں جو کروں دندناتا پھروں

روڈوں کے اوپر کیا یہ بات درست ہے اس کے بعد میں کسی باہر کے ملک میں چلا
جاؤں اور پھر کسی آمر کے ساتھ ڈیل کر کے کسی آرمی والے کے ساتھ ڈیل کر
کے میں واپس ملک میں آ جاؤں اور اس کے بعد میرے اوپر تمام کیسز ختم ہو
جائیں کیا ایسا ہونا چاہیے کیا یہ ٹھیک ہے میری صرف ایوان سے یہ درخواست ہے
کہ آپ اس کی بھرپور مذمت کریں میں بھی اس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں
کیونکہ یہ آپ کا right ہے ہم سب equal ہیں یہاں پر ۔ کوئی MNA, MPA
ہونے کی وجہ سے اُس کے سر پر تاج نہیں لگایا جاتا یا اس کے دو سینگ نہیں
نکل آتے ہیں۔ صرف یہ بات ہے ہم سب یہاں پر equal ہیں۔ پاکستان کے اس
شہری کا کیا قصور ہے جس کو اپنا پتہ ہی نہیں ہے اور وہ ابھی جیل میں بیٹھا
ہے۔ ہونا چاہیے تھا تو سب کے لیے ہونا چاہیے تھا صرف ایک خاص time span
کے لیے نہیں ہونا چاہیے تھا۔ کر لیتے 2007ء تک کر لیتے 2001ء سے لے کر 2007
تک۔ جس گورنمنٹ نے اگر کسی اور کو forge کیا ہو کسی کیسز میں اس کو بھی
ختم کر دیا جاتا۔ صرف انہی کیسز کو کیوں ۔ Thank you your honour.

جناب سپیکر ، محترمہ ماریہ فیاض صاحبہ ۔

محترمہ ماریہ فیاض ، بسم اللہ الرحمن الرحیم ، السلام علیکم ' I am Maria Fayyaz , YP32 . Sir , I would' just like to add that National Reconciliation Ordinance should be strongly condemned and it has no role to play in the interest of the common people of Pakistan . This Ordinance only addresses those few people in power who want to wash of all their black deeds without being accountable to the people of Pakistan . And , this Ordinance

provides the clear escape to the corrupt elements in the country , which is completely unfair to the country. So, now we suggest that the money which has been grabbed by the beneficiaries of NRO should be brought back to the country and we spent in the well-being for the, we spent for the well-being of the common people of Pakistan. That's it, thank you.

جناب سپیکر : جناب عمران خان تورنگزئی۔

جناب عمران خان تورنگزئی(وائی پی 18) ، بسم اللہ الرحمن الرحیم ، جیسے میرے اور دوستوں نے NRO پر بات کی میں پہلے اس کے background پر جانا چاہتا ہوں کہ NRO کی ضرورت کیوں پیش آئی - بالکل NRO کو سب condemn کر رہے ہیں آج کل میڈیا میں بھی چل رہا ہے - لیکن میں سب سے اور جس نے یہ موشن پیش کی ہے ان سے یہ چیز پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر آج ملک میں جمہوریت ہے یہ کوئی اس کو لنگڑاتی جمہوریت کوئی اس کو پھلتی پھولتی جمہویت ' یہ اسی NRO کی وجہ سے ہوا ہے - اگر آپ کے سیاسی لیڈر جو اس ملک میں آپ کی حکومت کر رہے ہیں اگر زرداری صاحب ہیں جو بھی ہیں جتنے لوگ ہیں وہ آ رہے ہیں۔ اور وہ حکومت کر رہے ہیں یا دوسرے اپوزیشن لیڈر ' تو وہ اسی NRO کی وجہ سے ہوئے ہیں کیونکہ NRO ایک ایسی ڈیل تھی کہ ملک میں آپ کے جتنے بھی لیڈرز ہیں وہ abroad ہیں ان کو لایا جائے اور ملک میں ایک پولیٹیکل سسٹم کو adopt کیا جائے۔ دوسری چیز میں پہلا پوائنٹ تو یہ تھا کہ ان کے سیکشنز پر آنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ ایک چیز کو

condemn کرنا چاہتے ہیں یا اس کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو آپ
thoroughly اس کو دیکھیں کہ اس میں اچھے پوائنٹس کیا ہیں اور برے
پوائنٹس کیا ہیں ۔ تو سب سے پہلے جو اس کا پہلا سیکشن ہے Review
of Board for criminal cases میرے خیال میں یہ بہت اچھا اقدام
تھا کیونکہ political victimization ہوئی ہے کل ایک ڈیبیٹ سن رہا تھا
اس میں یہ تھا کہ کراچی میں ایک بندے کے اوپر ایک کیس بنا تھا کہ
اس نے بارہ بجے کراچی میں کوئی ہنگامہ آرائی کی ہے بسیں وغیرہ جلائی
ہیں ۔ پھر بارہ بج کر ایک منٹ پر اس نے بہاولپور میں بسیں جلائی ہیں۔
تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ بارہ بجے وہ کراچی میں تھا اور بارہ بج کر ایک
منٹ پر اسی دن وہ بہاولپور پہنچ گیا تو وہ کیا تھا اس کا مقصد political
victimization تو Review of Board جو تھا اس میں آپ کے
ہائیکورٹس کے جج ہیں آپ کے اٹارنی جنرل ہیں They will decide کہ یہ
چیز ٹھیک ہے یا نہیں ہے۔ دوسرا پوائنٹ جو اس کے on the day of
election آپ اس کو رزلٹس دے دیں یہ تو political process
Democracy ہے ۔ کیا ہوتا تھا کہ results کی announcement ہو
جاتی تھی لیکن ان کو کاپیاں فراہم نہیں ہوتی تھی ۔ دو تین دن بعد اس
میں manipulation ہو جاتی اس میں correction ہو جاتی on the 3rd
day دوسرا بندہ elect ہو جاتا تو یہ تو میرے خیال میں it is a very
good point اس میں ایک اور چیز انہوں نے point out کیا ہے
section 4 and 5 کہ Member of Parliament should not be,
اس کو ایسے گرفتار نہ کیا جائے ایک Parliamentary Ethics

Committee بنائی جائے اور اس کے پوائنٹس کے بعد اس کی
observation کے بعد اگر ممبر پارلیمنٹ پر کوئی کرپشن چارجز لگے ہیں
تو اس کے بعد اس کو گرفتار کیا جائے تو یہ چیز political
victimization کو روکنے کا سب سے اچھا valid point ہے ۔ کیونکہ
ہمارے ہاں کیا ہوتا ہے ایک پارٹی کی حکومت بنتی ہے دوسری آ جاتی
ہے ٹھیک ہے تو وہ کیا کہتے ہیں کہ اس نے کرپشن کی ہے لیکن میرے
خیال میں ابھی تک کسی کو بھی clear نہیں ہوا کہ کس نے کرپشن کی
تھی ۔ کون غلط تھا مجھے تو ابھی تک یہ clear نہیں ہوا اور میرے خیال
میں میرے most of the Members کو یہ clear نہیں کہ کون کس
کیس میں involve میں تھا ۔ طیارہ سازش کیس کیا تھا یہ صحیح تھا یا غلط تھا
۔ یا جو سوئس اکاؤنٹس کیس تھے یہ صحیح تھے یا غلط تھے کسی کو بھی
ground reality کا پتہ نہیں ہے ۔ تو یہ کمیٹی decide کرے گی اور
کمیٹی کیا ہو گی کمیٹی میں آپ کے پارلیمانی ممبرز بیٹھیں گے وہ دیکھیں
گے کہ ایک بندے پر corruption charges لگے ہیں کہ وہ صحیح ہے یا
نہیں ہے ۔ پھر میں آ جاتا ہوں کہ اگر ایک بندہ absent ہے اور ایک
کورٹ فیصلہ کرے اور اس پر عملدرآمد نہ ہو جائے اس چیز کو review
ہونا چاہیے ۔ اس پر ایک کمیٹی بننی چاہیے کہ اس چیز کو review کرے
کیونکہ ایک بندہ بھاگ گیا ہے اور ملک سے باہر بیٹھا ہے اور آپ فیصلہ
دے دیں تو اس کے جو assets ہیں یا اس کے رشتہ دار ہیں ان کو آپ
کچھ نہیں کہیں گے تو اس چیز کو review ہونا چاہیے ۔ اور last point
جو نیب آرڈیننس کا ۹۹ء میں انہوں نے changes کی تھیں from 90 کہ

جو ٹائم دیا تھا 99ء جتنا بھی تھا کہ اس میں جتنے بھی NAB cases بنے ہیں ان کو abolish کیا جائے ۔ If someone tell me, I ask, کہ جو so-called احتساب چیف تھا 1997ء میں وہ کدھر ہے Where is he now, he is in Pakistan یا he is in abroad, where is he? اگر وہ ٹھیک تھا وہ کدھر بھاگ گیا اور یہ show کر رہا ہے کہ یہ چیزیں غلط تھیں یہ political victimization تھی ۔ 1997 سے 1999 میں جو ہمارے احتساب چیف تھا Where is he? کوئی نہیں جانتا کہ وہ کدھر بیٹھا ہوا ہے میرا خیال ہے کہ 99ء کے بعد میں نے اس کا نام بھی نہیں سنا میں نے اس کا چہرہ بھی نہیں دیکھا اور وہ TV Talk Show پہ بھی نہیں آتا کدھر ہے وہ مر گیا ہے I don't know, ٹھیک ہے اس لیے میں یہ suggest کروں گا کہ یہ بہت اچھی چیز ہے اگر لوگ اس کو condemn کر رہے ہیں ۔ لوگوں کو پتہ نہیں کہ ہمارے میڈیا نے اس کو اتنا evolve کر دیا کہ لوگ اس کو سمجھ رہے ہیں کل ہمارے ایک معزز پارلیمانی ممبر اس کو کہہ رہے تھے National Robbers Ordinance تو اسی National Robbers Ordinance کی وجہ سے یہ لوگ آج پاکستان کی پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ یہ ساری پارلیمنٹ robbers ہیں تو یہ چیز کہ اگر آپ کا احتساب کیسے ہو گا میں ایک بندے کے خلاف جاتا ہوں کیس بناتا ہوں میں ملک میں نہیں ہوں اس کا پتہ نہیں چل رہا تو کس طرح آپ اس کو defend کر سکتے ہیں۔ تو اگر لوگ اس کے against آ رہے ہیں تو میرا یہ point of view ہے کہ point 7 پر جس طرح انہوں نے کہا کہ Section 1 میں ہے کہ

Review Board for criminal cases تو there should be

Review Board for corruption charges, corruption cases

اور ایک چیز میں اور add کرنا چاہتا ہوں کہ یہ NRO کی ضرورت ہمیں

کیوں پیش آئی سوات میں لوگ نظام عدل کیوں چاہتے ہیں Why

people want? اگر آپ دیکھیں کہ NRO کو جو سب سے بڑا

beneficiary ہے اس نے گیارہ سال جیل میں گزارے ہیں اگر آپ

اس کو judiciary system سے compare کریں تو اس کے اکیس

سال بنتے ہیں تو اگر آپ اس کو سزا دے رہے ہیں تو یہ کس چیز کی سزا

دے رہے ہیں It means: already he has been 21 years. عمر قید

کہ already اس نے اکیس سال جیل میں گزارے ہیں تو آپ اس کو

کس چیز کی سزا دیں۔ گیارہ سال میں ایک چیز decide ہی نہیں ہوتی ہے

اور یہ ایک rule ہے انٹرنیشنل لاء ہے I am not giving you the

original کہ کس ملک کا ہے facts and story for that کہ اگر

دس سال میں کیس decide نہیں ہوا ایک judiciary case دس سال

میں decide نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ it should be

withdrawn یہ کیسز کب سے بنے ہوئے ہیں جب سے میں Class-9

میں تھا میں سن رہا ہوں کہ ادھر گھوڑوں کو آم کھلائے جا رہے تھے سوئس

اکاؤنٹ اب میں I am a grown up boy لیکن ابھی تک مجھے نہیں پتہ

چلا کہ کون صحیح ہے کون غلط ہے ٹھیک ہے جس طرح review پر

Review Board for Criminal Cases بنا تھا جس طرح Review

Board for Corruption charge جو ہے اس کے لیے بنانا چاہتے۔ اور

میں نے ایک اور چیز point out کی کہ سوات کے لوگ کیوں نظام عدل چاہتے ہیں کیونکہ ہمارا کورٹ کا سسٹم اس طرح ہے۔ سوات کے ایک بندے نے مجھے بتایا کہ ایک کیس جو میں لڑ رہا ہوں یہ میرے دادا نے فائل کیا اور اس کی age تھی 60 above تو یہ میرے دادا نے فائل کیا تھا اور آج بھی میں اس کیس کو لڑ رہا ہوں تو کیوں ، تو اسی چیز کو یا تو یہ ہے کہ ہم اپنے past کے ساتھ stick رہیں کہ 1985ء میں یہ چیز ہوئی تھی اس کو حل ہونا چاہیے اگر ہمیں آگے جانا ہے forward جانا ہے تو ہمیں اپنے past سے سبق سیکھنا ہے اور past کو دفن بھی کرنا ہے یہ نہیں ہے کہ ہم اسی پر بیٹھے رہیں کہ زرداری کیا ہے آم کھلاتا تھا یا جو بھی ہوتا تھا تو میرا خیال ہے اس کو complete abolishment جو ہے یہ قوم کے ساتھ ایک اور مذاق ہو گا کیونکہ ہم پھر آج کل 21st Century میں جا رہے ہیں تو ہم 21st Century سے نکل کر پھر اس 1985 and 1988 میں چلے جائیں گے کہ یہ صحیح تھا یہ غلط تھا اسی میں پانچ سال گزار جائیں گے پھر دوسری حکومت آ جائے گی پھر مارشل لاء آئے گا تو بس ہم بیٹھے رہیں گے اور دیکھتے رہیں گے ہم بھی بوڑھے ہو جائیں گے ہمارے بچے آ جائیں گے لیکن یہ،چیز حل نہیں ہو گی تو یہ اس پوائنٹ پر تھا کہ یہ حل ہونے کے لیے future میں جانے کے لیے بہت اچھا point ہے تو اس کی complete abolishment نہیں ہونی چاہیے جو لوگ اس پر اعتراض کر رہے ہیں جس طرح Review Board for Criminal Cases اس طرح Review Board یا پارلیمنٹری کمیٹی کی تجویز دینا چاہتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر ، جناب حسن جاوید خان صاحب ۔

جناب حسن جاوید خان (YP 39)، میری یہاں گزارش ہو گی اپنے سارے ممبران دوستوں سے کہ اگر ہم اس Resolution کے دوسرے پہلو پر زور دیں اور پڑھیں کہ اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ ہم ایک کمیٹی تشکیل کریں اور میں یہاں سب سے گزارش کروں گا کہ کوئی ایسی تجویز پیش کریں کہ اس میں ہم کیسے ترقیاتی کام میں اس پیسے کو لگا سکیں ۔ تو سب کو پتہ ہے کہ National Reconciliation Order جو ہے وہ برا ہے کوئی اختلاف بھی کرے گا کوئی اس کے حق میں ہو گا اگر اس کا فیصلہ ہمیں کرنا ہے تو ہمیں پہلے NRO پہ voting کرنی چاہیے پارلیمنٹ میں ، اور میں یہاں پر سب کو invite کروں گا کہ پہلے تو اس پر voting ہو اور simple majority میں اگر اس کے against جائے گا تو ہم اس کو condemn کریں گے اور پھر اس کے جتنے بھی beneficiary ہیں ان کے خلاف ایک ٹرائل کیا جائے اور اگر ٹرائل وہ ثابت ہوتا ہے اور وہ guilty ثابت ہو جاتے ہیں تو ہمیں ان کا پیسہ جو ہے ان کے اثاثے جو ہیں ان کو ضبط کرنا چاہیے اور پھر ترقیاتی کاموں میں استعمال کرنا چاہیے جیسے ایجوکیشن ، ہیلتھ میں جس طرح بھی ہے یا اپنے حلقوں کے جس طرح MNAs ہیں ان کے حلقوں میں کام کرنا چاہیے بیوروکریٹس ہیں تو ان کے سارے اثاثے سرکار کو واپس دینے چاہیے ان کو ٹیکس کے ذریعے بھی ہم پکڑ سکتے ہیں کہ وہ ان کے اثاثے اگر tax return وہ فائل کرتے ہیں تو ان کا سارا پتہ چلے گا کہ ان کے اثاثوں کی worth کتنی ہے اور اس سے سب چیزیں ہم ان کے اچھے طریقے سے کر سکتے ہیں اور میں چاہوں گا کہ emotional ہونے کے باوجود ہمیں ایک civilized طریقے سے اس کو solve کرنا چاہیے بنسبت کہ اس میں ہم emotional ہو کر یہ بات کریں کہ یہ

براہ ہے یا صحیح ہے میں جمہوری طریقے سے کہتا ہوں کہ اس پر voting کی جائے اور اگر ابھی کی جائے تو ----

جناب سپیکر ، ووٹنگ تو ہو جائے گی ۔

جناب حسن جاوید خان ، میں invite کروں گا کہ ووٹنگ کی جائے ۔

جناب سپیکر ، ابھی آپ invite نہ کریں ۔ There is a procedure to it.

جناب کھوڑو صاحب ۔

جناب امتیاز علی کھوڑو ، امتیاز کھوڑو خیر پور سندھ NRO (National Reconciliation Ordinance) سر politics میں conciliation اور reconciliation ایک پارٹ ہے یہ ڈیموکریٹک لیکن جہاں تک NRO کا تعلق ہے یہ ایک ایسی reconciliation ہے کہ جو criminal ہیں ان کو protection دی جا رہی ہے ۔ یہاں پر resolution میں ایک لفظ ہے NRO should be morally اور condemned. Politically ہم سب لوگ جانتے ہیں کہ اسے condemn کرنا چاہیے ۔ کیونکہ اسے اگر protection دی گئی NRO کو یہ ہمارے political culture کا حصہ بن جائے گا کہ یہ may be future میں بھی revise ہو ۔ اگر ہم اسے اس time condemn نہیں کریں گے ہمارے democratic system کا پھر حصہ بن جائے کلچر بن جائے گا تو morally ہم سب لوگوں کو اس کو condemn کرنا چاہیے ۔ دوسری بات کہ کچھ لوگ اس کو black law کہتے ہیں کالا قانون اور کچھ لوگ اسے کہتے ہیں law of necessity کہتے ہیں کہ اس NRO کی وجہ سے ڈیموکریسی آئی ہے اور dictatorship ختم ہوئی ہے ایک نیا democratic system railway track آ گیا ہے ۔ مطلب اگر NRO کو اس وقت ہم reject کرتے ہیں یا اس کے تحت جو beneficiaries ہیں ان کو ہم

پارلیمنٹ سے نکال دیتے ہیں ان کی membership معطل کر دیتے ہیں تو پھر democratic system پھر پٹڑی سے اتر جائے گا ۔ میں پہلے تو یہ کہوں گا کہ یہ NRO لایا کون ہے۔ سب سے پہلے ہمیں ان لوگوں کو پکڑنا چاہیے جنھوں نے یہ NRO بنایا ہے اور اسے پاس کیا ہے اور آرڈیننس کے طور پر پیش کیا ہے کہ ہمارے ملک کا یہ قانون ہے۔ تو ہم نے سب سے پہلے ان لوگوں کو پکڑنا ہے پھر اس کے بعد ہم نے beneficiaries کے پاس جانا ہے کہ یہ آپ لوگوں نے کیوں کیا ہے آپ لوگ لیڈر ہیں ہماری قوم کے تو آپ لوگوں کو اگر اس طرح کے قانون سے اپنی protection مانگیں گے تو آپ national interest کو کیسے promote کریں گے یہ تو آپ لوگ اپنے interest کو promote کر رہے ہیں تو national interest کہاں جائے گا اس کے بعد اگر اس ٹائم میں کہوں گا کہ Reconciliation Ordinance جسے کہا جاتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ فائدہ مند پریذیڈنٹ ہیں۔ اگر پریذیڈنٹ انہی الزامات کے تحت گیارہ سال جیل میں رہا ہے لیکن اس پر ایک بھی کیس ثابت نہیں ہوا حالانکہ حکومت اس کے خلاف تھی اور سب چیز اس کے خلاف سب چیز اس کے خلاف تھی وہ جیل میں تھا اور وہاں کے ظلم بھی سہتا رہا پھر بھی اس پر حکومت کوئی الزام ثابت نہیں کر سکی گورنمنٹ ۔ تو سب سے پہلے میں یہی کہوں گا کہ پہلے تو ہمیں point out کرنا ہے کہ وہ الزامات صحیح بھی ہیں یا نہیں جنھوں نے بنائے ہیں نیب نے بنائے ہیں تو انہوں نے ایک political ذریعے کے تحت ان کو criminal ٹھہرایا ہے یا واقع ہی وہ criminal تھے تو یہ سارا process ہے جس کا یہاں پر ذکر ہے کہ کمیٹی بھی بنائی جائے کہ وہ scrutinize کرے کہ واقعی اس میں جو الزامات ہیں وہ ٹھیک بھی ہیں یا نہیں ۔ تو یہاں پہ میں fonally ایک بات کہوں گا repeat کہ NRO

اس اسے اگر کیونکہ ہے حق کا سب یہ morally اور should be condemned time adopt کیا جائے گا تو پھر یہ future میں بھی ہمارے political culture کا حصہ بن جائے گا شکریہ۔

جناب سپیکر ،جناب حسن تسنیم احمد صاحب ۔

جناب حسن تسنیم احمد (YP-26) ، السلام علیکم ۔ NRO کے متعلق جو بات ہو گئی وہ اپنی جگہ ہو گئی ایک چیز جو میں یہاں highlight کرنا چاہوں گا وہ یہ تھی کہ NAB Ordinance کے تحت جب protection دی گئی ہے ان سارے politicians کو اس میں ایک چیز واضح تھی کہ وہ جو ہے political اور criminal cases کو بھی deal کرے گی so, ابھی پہلے بات ہوئی کہ یہ صرف political cases کو deal کرے گی تو یہ صرف political cases کو نہیں کر رہی اس کے ساتھ ساتھ criminal cases کو بھی deal کر رہی ہے ۔ اس میں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ basically NRO کے through ایک criminal کو نہ کہ ایک نارمل بندے کو even if. اگر وہ کیسز صحیح ہیں یا نہیں صحیح وہ جو legitimacy کی بات ہوئی وہ تو decide کرے گی کورٹ کہ وہ کیسز صحیح ہیں یا نہیں۔ لیکن اگر ایک پارلیمنٹ کے through اس چیز کو اس کیس کو protection دے دی جائے اس کا مطلب یہ ہے کہ پارلیمنٹ اور کورٹ آپس میں clash میں آ گئی ہیں ۔ اب جب یہ clash develop ہو جاتا ہے تو پھر وہ same situation بن جائے گی جو کہ پچھلے rule میں state of emergency تک پہنچی کہ جب پارلیمنٹ کی صدر کی اور سپریم کورٹ کا آپس میں ایک clash develop ہو گیا تو اس چیز کو ہم نے avoid کرنا ہے اس چیز کو avoid کرنے کے لیے جو سب سے important چیز ہے وہ یہ ہے کہ جو بھی criminal case کو protection دی

گئی ہے ان criminal cases کو protection نہ دی جائی کیونکہ ان کو اگر آپ protection دے رہے ہیں تو آپ basically criminals کو ایک طرح سے لاء سے above کر رہے ہیں اور اگر آپ کسی بھی بندے کو خواہ وہ politician ہے یا کوئی اور ہے اس کو آپ لاء سے above کر رہے ہیں تو that means ہے کہ آپ اس کو ایک جنرل عوام سے separate کر رہے ہیں اور جنرل عوام کو آپ یہ sense دے رہے ہیں کہ جو MNAs ہیں ہمارے یا پارلیمنٹیرینز ہیں They are above the law, which is not that. تو میں اس چیز کو condemn کرتا ہوں NRO in one sense اگر ہم اس کو صرف political reconciliation کے حساب سے دیکھیں کہ جو political ان پر کیسز ہیں یا جو politics سے relate کرتے ہیں اگر ان کے حساب سے دیکھا جائے تو NRO کچھ حد تک logical لگتا ہے لیکن اگر ہم اس کو Criminal Act کے ذریعے دیکھیں اور criminal cases کے حساب سے دیکھیں تو یہ بالکل condemn کرنے کے قابل ہے دوسری چیز جو اس میں ہے جو پیسے ادھر سے اربوں روپے NRO سے gain ہو رہے ہیں ان کو implement کرنے کے لیے میں اس چیز کی تائید کرتا ہوں کہ ایک کمیٹی بنائی چاہیے اور اس کمیٹی کے ساتھ ایک پوری work-force لگائی چاہیے جو کہ اس پیسے کو پورے پاکستان میں نہ صرف کہ ہم اس کو کچھ power-block میں distribute کر کے دوبارہ سے اس کے اوپر ایک اور کرپشن کا system start ہو جائے اس چیز کو ایک کمیٹی بنا کر through proper channel اس کو پورے پاکستان میں development projects میں education sector میں اور health sector میں use کیا جائے۔ Thank you very much.

جناب سپیکر ۔ سید منظور شاہ صاحب ۔

سید منظور شاہ YP-4 ، بسم اللہ الرحمن الرحیم ، سب پہلے جناب سپیکر! یہ بات کرنا چاہوں گا کہ ہم اپنے اپوزیشن ایوان کی طرف سے کہ اس چیز کو NRO کو میں condemn کرتا ہوں اور NRO کو تفصیل سے بیان کرنے کے لیے میں تھوڑا سا background history میں جانا چاہتا ہوں اور ان اقوام کی تاریخ کو پیش کرنا چاہتا ہوں جن اقوام نے ترقی کی اور پھر اسی NRO کو بھی پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم لوگ اس کو آیا condemn جب کریں گے تو کیا ہم ترقی کر سکتے ہیں اقوام عالم میں ہم ایک اعلی معیار حاصل کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے میں جانا چاہتا ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پر ۔ مطلب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے عرب معاشرے میں بلکہ عرب میں قریش ایک prominent قوم تھی وہاں کے قبائل اور سرداروں کو جو چیز حاصل تھی مطلب جو وہ کرتے تھے ان کی کوئی روک ٹوک نہیں ہوتی تھی ۔ جس کی وجہ سے ملک میں افراتفری ، ملک عرب میں افراتفری پھیلی تھی اور اسی وجہ سے لوگ احساس محرومی کا شکار تھے غلاموں کا سسٹم چلا آ رہا تھا اور سرداری نظام جسے feudalism جیسا سسٹم چلتا آ رہا تھا اور معاشرے میں کوئی رجحان نہیں تھا نہ امن کا نہ انصاف کا کیونکہ ایک معاشرہ دو چیزوں پر depend کرتا ہے اس کی development اور جو اس کی ترقی ہے پوری دنیا میں ایک انصاف اور دوسرا اس کے بچے کی تعلیم ۔ آخر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے بعد جب آپ آئے اور آپ کو ختم نبوی ملی تو آپ نے سب کو ایک ہی کٹہرے میں کھڑا کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا کہ اس عورت نے جو چوری کی ہے اس کو معاف کیا جائے تو انہوں نے قسم کھائی جناب قسم ہو اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں اگر میری بیٹی فاطمہ بھی ہوتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹتا اگر میری بیٹی فاطمہ بھی

ہوتی تو اس کی مثال آج سے لیجیے چودہ سو سال ہو گئے اس گورنمنٹ کو مدینہ میں
جو بنی ہوئی تھی آج بھی پھول رہی ہے آج بھی اس کے جانشین پوری دنیا میں
ہیں ایک بات یہ دوسری بات میں یہ بتانا چاہوں کہ جنرل مرزی کوف روس کے
1952ء میں ان پر قتل کے الزامات تھے Russian عوام کے ' ان کے مرنے کے
بعد وہاں کی judiciary نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ شخص اس چیز میں involve ہے ان
کو وہاں سے اپنی قبر سے نکال کر ان کو پھانسی دی گئی وہ صرف اس لیے نہیں
حالانکہ اس میں جان نہیں تھی مگر صرف یہ چیز دکھانے کے لیے اپنے معاشرے میں
کہ چاہے وہ زندہ جان ہو یا کوئی مردہ شخصیت ہو ' انصاف سب کے لیے ہے اور یہ
ایک مثال قائم کی پوری دنیا کے لیے اور اپنی قوم کے لیے کہ جناب یہ چیز جو بھی
کوئی کرے گا ہم مردوں کو نہیں چھوڑ رہے تو ہم زندوں کو کس طرح چھوڑیں
گے ۔ اب آتا ہوں NRO پر 'NRO جیسے کوئی کہہ رہا ہے کہ کالا قانون کوئی
robbers قانون جس طرح بھی ہے میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو یہ الزامات
لگے ہیں سب سے پہلے اس کا solution مطلب جو نیب کے through جو کیسز
آتے ہیں میں صرف جناب سپیکر! آپ سے ایک التجا کرنا چاہتا ہوں اور ایوان
سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا نیب کو ہر گورنمنٹ نے اپنے اقتدار کے لیے use
نہیں کیا تو سب سے پہلے ہمیں نیب کو ٹھیک کرنا چاہیے ۔ NRO سے پہلے ہم
لوگوں نے نیب کو ٹھیک کرنا ہے اور اس کے بعد ہم لوگوں نے NRO پر جو
لوگ اس میں involve ہیں کسی کے لیے کوئی رعایت نہیں ہے جو بڑے لوگ
ہیں وہ تو جو کریں پھرتے رہیں اور ہم کچھ نہ کریں ونسٹن چرچل سے پوچھا گیا
جناب سپیکر! آپ کا ملک جنگ عظیم کی تباہ کاریوں سے تو تباہ ہو گیا
development رک گئی ہے پورے ملک کا infrastructure تباہ ہو گیا ہے

آپ کی کالونیز بھی پوری دنیا میں بنی ہیں تو آپ کس طرح act کریں کس طرح آپ response کریں گے تو انہوں نے کہا تھا جناب اگر میرے ملک کی دو چیزیں اگر صحیح ہوں تو میں اس ملک کو پھر سے پوری دنیا میں ایک مقام دلاؤں گا ابھی بھی مقام ہے مگر پھربھی دلوا سکتاہوں آپ کے کہنے پر جوآپ نے point of view کیا تو انہوں نے کہا تھا کون سے وہ دو محکمے انہوں نے کہا تھا کہ ایک میرے بچے میرے تعلیمی اداروں میں ایک اچھا education system ہو اچھی تعلیم حاصل کریں دوسرا میری judiciary میرے لوگوں کو انصاف فراہم کرے مثالیں اگر ہم لیں تو ماضی میں بہت ہیں جیسے ہمارے ایک دوست نے کہا کہ ہمیں آگے دیکھنا چاہیے مگر ہمیں اگر دیکھنا چاہیے ماضی سے سیکھنا چاہیے تو ہمیں ان past سے بھی سیکھنا چاہیے کہ ایک مردہ شخصیت کو قبر سے نکال کر ان کو پھانسی دی جاتی ہے تو ہم زندوں کو کیوں نہیں دے اور ایک یہ آخرمیں صرف اپنی بات اس شعر پرختم کروں گا۔

لوگوں نے قتل کیے تو رہا چپ زمانہ
آہ بھری ہم نے تو چرچے ہوئے زمانے میں۔ شکریہ

جناب سپیکر : جناب عمر رضا صاحب

جناب عمر رضا (YP-35)، السلام علیکم My name is Umar Raza. I am basically from Khanewal, NA-157. The point I was to present is کہ مطلب The law which we are trying, the Ordinance جس کو ہم لاء کی شکل دینا چاہتے ہیں وہ کیا ہے اگر وہ لاء بن جاتا ہے اس میں ہمارے پاس کچھ چیزیں سامنے آتی ہیں کہ اگر ہم accountability totally null and void کر دیں تو ہماری legislation میں ہمارے گورنمنٹ سسٹم میں ہمارے

کورٹس کے سسٹم میں کسی قسم کا کوئی بھی judicial matter جو ہے وہ قابل اعتبار اور قابل اعتماد نہیں رہتا ۔ اگر ہم accountability کو totally طور پر ختم کر دیں تو ہم equal right کے اوپر بالکل بھی نہیں جاتے ۔ اس میں بھی کچھ باتیں آپ کے سامنے لانا چاہوں گا like کہ پارلیمنٹ کو سب سے پہلے تو اپنا role ادا کرنا چاہیے کہ یہ پارلیمنٹ کس لیے develop کی گئی ہے تا کہ country میں ایک consensus develop کیا جائے سینٹ کس لیے develop کی گئی ہے تا کہ country میں ایک consensus develop کیا جائے ۔ اگر یہ آرڈیننس جو ہے جو کہ لاء کی شکل اختیار کرنے جا رہا ہے اگر یہ کچھ ایسے پوائنٹس کی طرف نشاندھی کرتا ہے جو کہ پارلیمنٹ کی اس consensus کی روح کو بالکل oppose کرتا ہے تو ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں ہمارے ملک کے ہر شہری کو equal rights یہاں پر ملیں گے ۔ ہمیں چاہیے کہ ہمیں اپنی گورنمنٹ اپنی سپریم کورٹ اور اپنی پارلیمنٹ کو embarrassment سے بچانا چاہیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہر بندے کو جس کے against کوئی کسی قسم کی کوئی petition file کی گئی ہے اسے false term basis کے اوپر لوگوں کے سامنے لایا جائے اسے expose کیا جائے اس کو کسی قسم کی facilitation سے بالکل بچایا جائے تا کہ وہ لوگ جو کے lower seat کے اوپر بیٹھے ہیں جب وہ لوگ کسی قسم کی کوئی اتھارٹی نہیں hold کرتے ہیں ان کے اندر sense of deprivation بالکل بھی promote نہ ہو ۔ اگر ہم اس کی طرف غور سے دیکھیں تو یہ آرڈیننس ایک قسم کا political system کو بہت زیادہ shatter بھی کرتا ہے اس کی وجہ کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے یہ law basically دو پارٹیز کو سپورٹ کر رہا ہے ایک PPP ، اور دوسری PML(N) جس میں اگر ہم لے لیں تو ہمارے پاس MQM بھی آ جاتی ہے۔ تو

اس کے اندر باقی دوسرے contenders آ جاتے ہیں ان کے درمیان بھی بہت زیادہ confliction arise ہوتا ہے۔ تو اس کیس میں ہم اپنے political system کو بھی بہت زیادہ shatter کرنے کی طرف جا رہے ہیں۔ میری آپ لوگوں سے درخواست یہ ہے کہ ہمیں اس لاء کو جو کہ ایک black law ہے اس کو totally oppose کرنا چاہیے اس کو expose کرنا چاہیے ہمیں چاہیے کہ ہر بندہ چاہے وہ کسی اتھارٹی پر بیٹھا ہے یا نہیں اسے first term basis کے اوپر لوگوں کے سامنے لایا جائے اس کے پوائنٹس اگر ہمیں prove ہوتا ہے کہ اس کے خلاف کسی قسم کی کوئی پٹیشن دائر کی گئی ہے تو اس کے تمام assets کو ضبط کیا جائے اور اگر its proven by the court, by the Parliament تو اس کے جتنے بھی assets ہیں ان کو ضبط کرنے کے بعد اس کو ایجوکیشن کی طرف ہیلتھ کی طرف لگایا جائے۔ .Thank you

جناب سپیکر ، جناب آغا شکیل احمد صاحب ۔

آغا شکیل احمد YP-47 بسم اللہ الرحمن الرحیم ، ایک تو میں اپوزیشن کا شکریہ ادا کروں گا کہ ان میں سے ہی کچھ دوستوں نے NRO کو support کیا کچھ نے اس کی اپوزیشن کی بڑا اچھا لگا کہ کچھ ادھر بھی لوگ ہیں جو ہمارے ideas کو share کرتے ہیں .Thank you very much for that اور اس کے بعد کچھ باتیں history تو NRO کی بیان کی گئی کہ 1986 to 1999 جو کیسز آئے ہیں ان کیسز کے اوپر ایک NRO آیا جنرل مشرف کی طرف سے جس نے پیپلز پارٹی کی لیڈر شپ کو space دیا اور وہ یہاں پر آئے ۔ اب یہ ہم نہیں کہتے کہ وہ کیسز جو تھے وہ غلط ہیں یا صحیح ہیں ۔ یہ تو ایک لمبی تاریخ ہے آٹھ سال نو سال دس سال لوگ جیل میں بھی رہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جب آپ کے پاس ایک

قانون ہے جب آپ کے پاس کورٹس ہیں تو یہ سپیشل ایک آرڈیننس بنانا اور اس کے تحت آپ نے واپس آنا اور جو بھی آپ نے پیسے کھائے ہیں یا جو پولیٹیکل ہیں اور اس کے علاوہ جو criminal cases ہیں اس میں آپ نے وہاں سے اپنے ensure کرنا اپنی آزادی کو اور ایک عام شہری کی طرح گھومنا ۔ میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ آپ کے اوپر جو بھی کیسز ہیں آپ کے پاس ایک سپریم کورٹ ہے اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ قصور وار نہیں ہیں اور آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کے اوپر political victimization کی گئی ہے اور آپ نے آٹھ سال اس کی punishment میں سزا کھائی ہے بھگتی ہے اور جیلوں میں پڑے رہے ہیں تو آپ پھر وہ غلط راہ کیوں چن رہے ہیں جس سے آپ کا جو political image یا آپ کا کردار negative ہو جاتا ہے اور عوام اس کو کیسے accept کرے گی کہ آپ ہمارے لیے ایک قانون رکھیں ہمارے ٹیکسز کو آپ کھائیں اور اس کے لیے آپ اپنے لیے ایک الگ قانون بنا کر آگے آ جائیں تو یہ چیز غلط ہے ۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ یہ تو ہو گیا اب ہم اس کو کس طرح sort out کریں اور اس problem سے کیسے نکلیں ۔ اب ہمارے پاس with the blessing of God آپ جو بھی کہیں عوام کی اپنی جدوجہد سے ہمارے پاس ایک ایسی سپریم کورٹ ہے جس میں جو ججز بیٹھے ہیں جن پر سارے لوگ almost سب ان پر متفق ہیں اور سب یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایک independent court کا کردار ادا کر رہی ہے اپنے resources کو استعمال کرتے ہوئے تو یہ ایک quarter fix کیا جائے ایک تین ماہ کے لیے Commission fix کیا جائے کیونکہ کمیشن ایسے نہ ہو کہ ایک کمیٹی بن گئی ایک کمیشن بن گیا اب اس کو pursue کرتے رہیں آپ دیکھیں کہ کیسز جھوٹے ہیں سچے ہیں کیا مسئلہ ہے ۔ ویسے ایک بات technically بھی درست بنتی

ہے کہ آٹھ سال تک جتنی بھی political victimization ہوئی اور جس طرح سے کیسز کو pursue کیا گیا ہے اپنے گورنمنٹ کے میرے خیال میں آدھے سے زیادہ پیسے جو NRO کے آنے تھے اس پر گورنمنٹ نے اس کے اوپر expenses لگا دیے ان کیسز کو fight کرنے سے سوئٹزر لینڈ اور پتہ نہیں کہاں کہاں ' اب ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ایک سپریم کورٹ ہے جس میں جو ججز بیٹھے ہیں ان پر سب کا trust بھی ہے کہ وہ ایک time-frame کے لیے ایک تین ماہ کا کمیشن جوڑا جائے اور جس میں یہ فیصلہ تین ماہ کے اندر اندر آ جائے کہ آیا یہ کیسز صحیح ہیں یا جھوٹے ہیں اور اس طریقے سے ان کیسز کو attend کیا جائے۔ ایک بات یہ ہوگئی اب دوسری بات یہ ہے کہ کچھ دوستوں نے کہا کہ یہ NRO جو ہے اسی نے اس گورنمنٹ کو ڈیموکریسی کو ensure کیا ہے۔ دیکھیں اگر تو یہ این آر او نے ہی ensure کیا ہوتا ڈیموکریسی کو تو یہ جو پوری Movement چلی lawyers movement چلی اور اس کے against میں جو لوگوں کی approach بنی اور جو جنرل مشرف یا اس وقت کے ڈکٹیٹر پر جو پریشر آیا وہ آپ ignore نہیں کر سکتے ۔ ۔ اور NRO اگر ہوتا تو یہ آٹھ سال پہلے بھی آ سکتا تھا اور اس وقت بھی یہ ڈیموکریسی آ سکتی تھی ۔ تو یہ ایک پوری public opinion تھی ایک پہلی مرتبہ اتنا crowd باہر آیا لوگ باہر آئے انہوں نے اپنی strength ظاہر کی ہم ادھر ہوتے تھے جب لانگ مارچ ہو رہا تھا تو ہم نے دیکھا کہ بچے بھی تھے اچھی اچھی فیملیز بھی تھی پولیٹیکل ورکرز تھے ڈاکٹرز تھے لائرز تھے since every walk of person in the society. He was participating in, he or she, he was participating in the long march. تو میں یہی request کروں گا جناب سپیکر! کہ ایک time fxed Commission بنایا جائے اور اس کے اندر ان

کیسز کو ایڈریس کیا جائے اور یہ NRO جیسا سپیشل قانون for the special people نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس ملک میں سارے first class citizen ہیں اور ان کو first class citizen کے طور پر ہی attend کیا جائے ۔ Thank you very much.

جناب سپیکر ، جناب بلال جامی صاحب ۔

جناب بلال جامی YP-44 : بسم اللہ الرحمن الرحیم ، جناب سپیکر! NRO کے متعلق کافی افراد نے بات چیت کی ہے میں NRO پر زیادہ بات نہیں کروں گا میں سب سے پہلے اس کے origin پر بات کرتا ہوں کہ جناب سپیکر! قوانین کی ضرورت کسی معاشرے میں کب محسوس ہوتی ہے ۔ قوانین یا قانون سازی کی ضرورت کسی بھی معاشرے میں اس وقت پیدا ہوتی ہے یا اس وقت ضرورت محسوس ہوتی ہے جب اس کی اقدار ختم ہونا شروع ہوتی ہیں۔ یعنی جس معاشرے میں اقدار نہ رہیں وہاں قانون سازی کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور یہ بات واضح کر دیتا ہوں کہ قانون جو ہے لفظ قانون غلط ہے یہ قوانین ہوتے ہیں کیونکہ قانون ایک نہیں ہوتا قانون ہمیشہ جو ہے اس کی subsidiaries ہوتے ہیں بالکل اسی طرح مثال کے طور کہ ماں باپ بچوں کو پابند کیا جائے گا کہ وہ ماں باپ کا احترام کریں۔ پھر اس کے بعد قانون آئے گا کہ وہ یہ کام چار بجے سے چھ بجے کے درمیان کریں اس کے بعد قانون آئے گا کہ یہ احترام پاؤں دبا کر کریں۔ اس پر یہ ہے کہ قانون سازی کو سب سے پہلے ہمیں avoid کرنا ہے اور ہمیں اپنی اقدار کو مضبوط کرنا ہے اور اقدار مضبوط ہوتی ہیں انجام سے ' جب اقدار مضبوط ہوتی ہیں یا اقدار قائم ہوتی ہیں کسی معاشرے کی انجام سے ' اگر ہم ماضی کی یا اب تک کی دنیا میں گزری سترہ مہذب تہذیبوں کا مطالعہ کریں تو وہاں جو قانون تھے یا وہاں جو

انہوں نے قوانین بنائے ہوئے تھے وہ قوانین انگلیوں پر گنے جا سکتے تھے ان کے ہاں اقدار بہت مضبوط تھی ان کے ہاں یہ غبن لوٹ مار اور دوسرے کا حق مارنا اس قسم کی چیزیں موجود ہی نہیں تھیں ۔ دوسرا جناب سپیکر! معاشرے میں استحکام اور توازن پیدا کرنا یہ دراصل قانون جو بنائے جاتے ہیں یہ مختلف تہذیبوں کے انضمام اور ان کی روایات ان کی اقدار کو ایک دھارے میں لانے کے لیے بنائے جاتے ہیں تاکہ معاشرے میں ایک یکسانیت پیدا ہو ہر انسان جو ہے وہ ایک ہی سطح پر جانچا جائے ایک ہی سطح پر پرکھا جائے اور ایک ہی طرح سے اس کے ساتھ سلوک کیا جائے ۔ جناب سپیکر ہمارے معاشرے میں جو قانون سازی ہوتی ہے وہ استحکام پیدا کرنے کے لیے ہوتی ہے یا افراد میں توازن پیدا کرنے کے لیے ' لیکن NRO اس کے بالکل برعکس ہے ۔

جاری 2a06